السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا کوئی مسلمان کسی غیر مسلم کی حاجت پوری کر کے اس کا بھائی بن جاتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر کوئی مسلمان مرد کسی غیر حربی کافر کی مدد کرتا ہے تو وہ اس کا بھائی نہیں بن جاتا اور نہ وہ مدد کرنے والی کسی مسلم خاتون کا محرم ہی بنتا ہے ہاں البتہ اس احسان کی وجہ سے اسے اجر و ثواب ضرور ملے گا خواہ کافر ہی سے احسان و حسن سلوک کا معاملہ ہو، ارشاد باری تعالی ہے :

وَأَحسِنوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ المُحسِنينَ ١٩٥ ... سورة البقرة

''اور نیکی کرو، بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ۔''

نیز فرمایا :

لا يَنهىٰكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذينَ لَم يُقـٰتِلوكُم فِى الدّينِ وَلَم يُخرِجوكُم مِن دِيـٰرِكُم أَن تَبَرّوهُم وَتُقسِطوا إِلَيهِم إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ المُقسِطينَ ٨ ... سورة الممتحنة

''جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا، ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے اللہ تم کو منع نہیں کرتا۔ اللہ تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ۔''

اور نبی کریم ﷺ نے جو یہ فرمایا ہے کہ ''اللہ تعالی اپنے بندے کی مدد میں ہوتا ہے، جب بندہ اپنے کسی بھائی کی مدد میں ہوتا ہے ۔'' یا آپؐ نے جو یہ فرمایا ہے ''جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کو پورا کرے تو اللہ تعالی اس کی ضرورت کو پورا فرمائے گا۔'' تو ان دونوں احادیث کا تعلق مسلمانوں سے ہے اور کافروں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں صحیحین میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنی ماں سے صلہ رحمی کی اجازت دی جب کہ وہ کافرہ تھی اور یہ اس معاہدہ کے وقت کی بات ہے جو نبی کریم ﷺ اور اہل مکہ کے مابین طے پایا تھا، یاد رہے حربی کافروں کی کسی قسم کی مدد کرنا جائز نہیں کیونکہ ان کی مدد کرنے سے انسان دائرہ اسلام سے ہی خارج ہو جاتا ہے کہ ارشاد باری تعالی ہے :

وَمَن يَتَوَلَّهُم مِنكُم فَإِنَّهُ مِنهُم ... ٥١ ... سورة المائدة

''اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا، وہ بھی انہی میں سے ہوگا ۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص423

محدث فتویٰ